باب۔۸

نماز تہجد

قرآن: وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۔

اور رات کے کچھ حصہ میں جاگ اٹھو اور نماز پڑھو، یہ تمھارے لیے غیر واجب نفل ہے، امید ہے کہ تمھارا پروردگار تم کو مقام محمود میں لا کھڑا کرے، (الاسراء:۷۹)۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا۔ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا۔أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا۔

اے اوڑھے لپیٹے رہنے والے! تم رات کو شب بیداری کرو مگر تھوڑی دیر کے لیے، نصف رات شب بیداری کرو یا اس سے بھی کم، یا اس سے بھی زیادہ، اور قرآن پڑھو تو ترتیل سے پڑھو[اس میں گڑبڑ نہ کرو]، (المزمل:۱تا۴)۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں ۱۱ رکعت نماز (۸ رکعت تہجد اور ۳ رکعت وتر) پڑھتے۔ اس میں سجدے طویل ہوتے تھے۔ فجر سے پہلے ۲ رکعت پڑھتے اور موٴذن کی فجر کی جماعت کی اطلاع تک کسی ایک کروٹ لیٹ جاتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری:۱۰۵۵)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نمازیں ۷(۴+۳) رکعت، ۹(۶+۳) رکعت یا ۱۱(۸+۳) رکعت پر مشتمل ہوتی تھیں۔ فجر کی ۲ رکعت ان سے علاحدہ ہیں۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور مسروقؒ۔ (صحیح بخاری:۱۰۷۲، ۱۰۷۳)۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ ہمارا رب ہر رات اس کے آخری تہائی حصے میں آسمانِ دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اُس کو دوں۔ اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے اور میں اُس کو بخش دوں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۰۷۸)۔

رسول اکرمؐ کے پاس حضرت حفصہؓ کے توسط سے میرا ایک خواب پہنچا تو آپؐ نے فرمایا، "عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات کی نفل نماز (تہجد) پڑھا کرتا"۔ چناں چہ اس کے بعد سے میں رات کو بہت کم سویا کرتا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۰۸۸)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رمضان، یا عام دنوں میں، رات کے وقت ۱۱ رکعت نماز (۸ تہجد اور ۳ وتر) سے زیادہ نہ پڑھتے۔ ان میں سے پہلی ۴ رکعتیں نہایت طویل ہوا کرتیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۸۷)۔

آنحضرتؐ نے ایک رات مسجد میں نماز (تہجد) پڑھی تو لوگ بھی آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ دوسری رات پہنچے تو لوگ پہلے سے بھی زیادہ آ گئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات آپؐ مسجد نہیں گئے۔ صبح ہوئی تو حضورؐ نے اُن سے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ یہ نماز تم لوگوں نے معمول کے بہ طور پڑھ لی۔ لیکن میں نے جان بوجھ کر اس سے گریز کیا اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۰۶۱)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض / واجب:

(۱) قرآن نے سورۃ الاسراء کی آیت ۷۹ میں نماز تہجد کے لیے " نَافِلَةً" یعنی نفل کہہ کر اسے خود ہی فرض یا واجب سے جدا کر دیا ہے۔

سنت:

(۱) نمازِ تہجد، رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز ہے، اور ہمارے لیے سنت ہے، (۲) رات کی یہ نمازیں دو دو رکعت کر کے بھی پڑھی گئیں اور چار چار رکعت کر کے بھی، چناں چہ دونوں صورتوں سے نماز تہجد پڑھی جا سکتی ہے، (۳) اس نماز میں طویل قرآن پڑھنا بہتر ہے۔

نوٹ: حضورؐ تہجد کے ساتھ آخر میں وتر یعنی طاق نماز پڑھتے۔

مستحب:

(۱) نماز تہجد پڑھنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعا کا مانگنا۔

[نوٹ: مسنون دعا کے لیے دیکھیں حاصلات صحیح بخاری (باب ۲۰) کی حدیث ۱۰۵۳۔ مرتب]۔

Siddiqui Publications